سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

حقیقی نماز کا ایک منظر

حفاظت صلوٰۃ کی تاکید اور فضائل و مسائل

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم. قال اللّٰہ تعالیٰ فی کلامہ المجید و الفرقان الحمید قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُوۡنَ (سورۃ مومنون آیت ۱۔۲)

ترجمہ: کامیابی سے ہمکنار ہوئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں۔

عن ابی الدرداء رضی اللّٰہ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من توضا فاحسن الوضوء ثم قام فصلی رکعتین او اربعا شک سھل یحسن فیھما الرکوع والخشوع ثم استغفر اللّٰہ غفرلہ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداءؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضوء کرتا ہے پھر دو یا چار رکعات پڑھتا ہے ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع سے بھی پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اسکی مغفرت ہو جاتی ہے۔

نماز جو اسلام کا اہم رکن، ستون اور مسلمان و غیر مسلمان کے درمیان امتیاز کا ذریعہ ہے آج جو لوگ اس لازمی اور ضروری فریضہ کو ادا کرنے والے ہیں ان پر بھی وہ ظاہری اور دنیا میں مرتب ہونے والے فوائد ثمرات جن کا اللہ رب العزت نے وعدہ فرمایا مرتب نہیں ہو رہے۔ آخر وجہ کیا ہے۔ آج بیان میں اس کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

نماز کی برکات وثمرات:

تلاوت کردہ آیت کریمہ میں رب العزت ان نماز پڑھنے والوں کو کامیابی کی خوشخبری دے رہے ہیں جو اپنی نمازوں کو خشوع اور خضوع سے پڑھتے ہیں۔ فلاح کی یہی بشارت آنحضرت ﷺ سے بھی مروی ہے جو پہلے ذکر کر دی گئی۔ نماز ایسی مؤثر عبادت ہے جو بقول رب العالمین جل جلالہ انسان کو گناہوں سے روک دیتی ہے اسکی بدولت نمازی اللہ کے قرب سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ یہی نماز عمر میں برکت رزق میں اضافہ اور نمازی کا نام صالحین کے رجسٹر میں لکھنے کا سبب بن جاتا ہے۔ صبح و شام ہم قبر کے عذاب سے محفوظ رہنے کی دعا اور تمنا کرتے ہیں جسکا ایک اہم وسیلہ

نماز پڑھنا ہے۔ ہماری تمنا رہتی ہے کہ ہم بھی ان خوش نصیبوں کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔ جن کو رب العالمین قیامت کے ہولناک دن عمل نامہ دائیں ہاتھ میں دے کر کامیابی اور نجات کا مژدہ سنائیں گے۔ پل صراط کے اذیت ناک راستہ کو اسی نماز کے طفیل برق رفتاری سے طے کر کے بحفاظت ان پاکباز مسلمانوں کی جماعت جن کو اللہ تعالیٰ بلا حساب جنت میں داخلہ سے نوازیں گے' میں شامل ہو جائے گا۔

جب نماز جسد بے روح بن جائے:

نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اگر اسکے کچھ اعمال جائز بھی ہوں اُنکے بھی اجر وثواب اور قبولیت سے یہ محروم رہیگا۔ ان تمام اجر وثواب سے آخر ہم کیوں محروم ہیں جبکہ نمازی کی ظاہری شکل وصورت ہم بھی بنا کر نمازیوں کے صف میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ ہم نماز کی جو اصلی روح ہے اسکی طرف توجہ دینے سے بالکل غافل ہیں۔ جسکی وجہ سے ہماری نمازوں کی حیثیت اس جسم کی طرح ہے جسکے تمام اعضاء موجود ہوں صرف روح کی کمی ہو۔ جبکہ جسم کے فائدہ مند ہونے کا سارا دارومدار روح پر ہے جسکے بغیر جسد صرف لاشہ ہے جسے ہم فوراً اپنے ٹھکانے کی طرف پہنچانے کیلئے متوجہ ہو جاتے ہیں کیونکہ اسکا کوئی فائدہ نہیں اور اسکا وجود اور عدم یعنی ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہیں۔

خشوع وخضوع نماز کی روح:

وہ روح جس پر نماز کی قبولیت، نماز پر اجر وفوائد مرتب ہونے کے وعدے فرمائے گئے وہ خشوع اور خضوع ہے۔ خشوع کے معانی آگے ذکر کروں گا۔ ان کی نماز کی حالت ایسی نہ ہو جسکا ذکر قرآن مجید میں ذکر ہے۔ کہ ایک موقع پر نماز جمعہ ادا کی جارہی تھی۔ تجارت کیلئے شام سے قافلہ واپس آیا۔ نماز کے دوران ہی جب ان کو قافلہ کی آمد کا معلوم ہوا اکثر نمازی قافلہ کی طرف چلے گئے اور صرف چند صحابہ حضور کے پیچھے رہ گئے۔ رب العزت نے اصلاح اور تنبیہ کے طور حکم نازل فرمایا جو وقت نزول سے قیامت تک نماز کو سکون سے پڑھنے کا حکم اور درس دے رہا ہے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَاِنِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سورۃ جمعہ۔۱۱)

ترجمہ: جب کوئی تماشہ یا تجارتی قافلہ آتا ہے تو لوگ اسکی طرف دوڑ کر اس پر ٹوٹ کر گرتے ہیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ کھڑا چھوڑ دیتے ہیں ان کو کہہ دیں کہ جو کچھ خیر وبرکت اور ثواب اللہ کے ہاں ہے وہ ان کھیل تماشوں اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق عطا کرنے والا ہے۔

صحابہ کرامؓ کا خشوع:

اس آیت کے نزول کے بعد صحابہؓ کی خشوع اور نماز میں ایسے مستغرق ہو گئے کہ نماز میں اپنے بدن کا بھی ہوش نہ رہتا۔ کئی صحابہؓ کے واقعات آپ سن چکے ہیں کہ نماز کے دوران دشمن کا تیر ان کو لہولہان کرنے کے بعد وہ اپنے

جسم کے درد و تکلیف کو محسوس نہ کرسکے۔ وجہ صرف یہی تھی کہ نماز جو اپنے خالق و مالک سے ہمکلامی کا مرحلہ ہے اسمیں ایسے منہمک رہے کہ اپنے آپ کی بھی کچھ خبر نہ ہوئی اور ایسے مقدس افراد کی تعریف رب العزت نے ان مبارک الفاظ میں کی۔ "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ"

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنکو تجارت اور خریدنا اور بیچنا اور کوئی نفع خیز خیال بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتا۔

نماز: یاد الٰہی کا بہترین طریقہ:

محترم حضرات: اللہ کو یاد کرنے کے کئی طریقوں میں نماز اللہ کو یاد کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اول سے آخر تک اللہ کی یاد ہی یاد ہے۔ یہ تو ایسی عبادت ہے جس نمازی کو نماز کی حقیقت کا علم ہو کہ جس نماز کو خشوع وخضوع سے پڑھا جائے۔ وہ انسان کے اندر انقلاب برپا کر کے اسکی زندگی بدل جاتی ہے۔ مگر یہ تغیر اور گناہوں سے رکنا تب ہوگا۔ جب زبان سے جو کچھ پڑھ رہا ہو دل، زبان اور دماغ ایک ہو۔ ورنہ بعض نماز پڑھنے والے نماز کی نیت اور تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ تو سینہ پر باندھ دیتے ہیں۔ آٹو میٹک طریقہ سے رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ اور قرأت کی ادائیگی تو کر دیتے ہیں مگر دل و دماغ کہیں اور مصروف رہتا ہے۔ دنیا کہیں کے منصوبے نماز ہی میں بنتے اور ٹوٹتے ہیں۔ دوستو! پھر یہ کیسی نماز؟ حالانکہ رب العالمین کے حضور حاضری، اور اللہ کو یاد کیا جارہا ہے۔

فاروقی نماز:

نماز تو وہ ہے جو حضرت عمر فاروقؓ ادا کرتے تھے ایک شقی القلب نے نماز کی حالت میں حملہ کر کے شدید زخمی کردیا۔ اس بہیمانہ حرکت کے باوجود جماعت میں شامل ایک فرد نے بھی اس طرف توجہ نہ دی۔ سب استغراق اور خشوع کی حالت میں مصروف کہ رب العزت کے سوا اور کسی طرف توجہ دینے کا تصور بھی ان کو گوارا نہ تھا یہی کیفیت حضرت عمر فاروق کی بھی تھی۔

خشوع خوف وسکون کا نام ہے:

محترم سامعین: علماء نماز پڑھنے والے کی جس کیفیت اور انداز ادا کو خشوع سے تعبیر کرتے ہیں۔ مفسرین اور محققین نے اسے اپنے اپنے مفہوم میں بیان کیا ہے جن کا خلاصہ ایک ہی ہے کہ نماز میں خشوع یہ کہ دل میں مالک الملک کی بڑائی اور خوف ہو۔ نماز میں جہاں جہاں بدن اور اعضاء کو استعمال کرنے کا حکم ہے اس کے علاوہ اعضاء میں سکون ہو۔ قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ میں جہاں نگاہ رکھنا مشروع ہے اسی جگہ نظر رکھ کر ادھر ادھر صرف نظر سے احتراز کیا جائے۔ مشہور جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ ابن عباس نے خاشعون کی تفسیر خائفون و ساکنون کی ہے۔ جب نماز میں دل اللہ کے خوف اور ہیبت سے بھرا ہو۔ جیسے ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے۔ اسی طرح ظاہر بھی باطن کیلئے آئینہ ہے باطن کا اثر ظاہر پر رونما ہو کر خوف وہیبت اور سکون وخضوع کے آثار نظر آنے والے بدن کے حصول میں موجود ہونگیں۔ سر اللہ کے

حضور جھکا ہوگا۔نگاہ پست،ادب سے دست بستہ کھڑا ہوگا۔لایعنی اور فضول حرکات وسکنات کہ دور سے دیکھنے والے کو یہ امتیاز کرنا بھی مشکل ہو جائے کہ یہ شخص نماز پڑھ رہا ہے یا بطور مذاق اور کھیل رکوع اور سجدہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے ان خرافات سے اسکا نماز محفوظ ہوگا۔

جب نماز شروع کرے:

نماز شروع کرتے وقت یہ تصور کرلے کہ میں کون ومکان کے مالک سے بات چیت شروع کرنے والا ہوں۔آج دنیا کے ایک معمولی اقتدار کے مسند پر بیٹھے فرد سے گفتگو کرتے وقت یہ تصور بھی ناممکن ہوتا ہے کہ بات چیت کے دوران ہمارا ظاہر و باطن کسی دوسرے طرف متوجہ ہو جائے۔تو احکم الحاکمین،بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے ہم سینہ پر ہاتھ باندھ کر بے کار اعمال،خیالات وتصورات کی طرف ہمارا عمل اس بات کا گواہ ہو جاتا کہ یہ مقدس ترین عبادت خشوع سے بالکل خالی ہے کیونکہ جب نماز میں قلب خاشع وخائف اور ساکن ہو تو عبث خیالات آنے کا امکان ہی معدوم رہتا ہے۔

حقیقی نماز کا ایک منظر:

احادیث میں حضرت ابوذرؓ آنحضرت کا ارشاد نقل کررہے ہیں۔

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یزال العبد مقبلا علی العبد فی صلاتہ مالم یلتفت فاذا صرف و جھہ انصرف عنہ. (رواہ النسائی) ترجمہ:۔حضرت ابوذرؓ کا قول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف (نماز میں) اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس بندے سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔

گویا حقیقی نماز وہ ہے جسمیں عاجزی،سکون اور مسکنت ہو۔حضور ﷺ نے ایسے نماز کو بے ثمرہ قرار دیا جو پورے توجہ اور تعلق اللہ سے نہ ہو۔اس لئے ایک موقع پر ارشاد فرمایا نماز اس طرح پڑھو جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔مگر شیطان کے بہکانے یا اور کسی وجہ سے یہ حالت طاری نہ ہو تو یہ تصور کرلو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔اور یہ بات تو شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ احکم الحاکمین ہمیشہ ہر وقت اور ہر جگہ دیکھ رہا ہے۔ارشاد باری ہے۔"**اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ**" یعنی اللہ جل شانہ سے کوئی چیز زمین وآسمان میں مخفی نہیں۔جیسے مرنے والے کو مرنے کے بعد دنیا کے تمام اشیاء سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔نہ کسی خوشی کا ادراک ہوتا ہے نہ غم کا اسی لئے آنحضرت ﷺ نے تلقین فرمائی ہے کہ جب نماز کی حالت ہو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرلو۔

نماز میں حساب اور جمع تفریق ممنوع ہیں:

محترم حضرات: ہمارے مرشد عالم ﷺ ہمیں نماز میں اس کیفیت اختیار کرنے کا حکم دے رہے اور ہم ہیں کہ تکبیر تحریمہ

سے لیکر آخر نماز تک اپنے دینوی تصورات کو نمازوں میں سمونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر دکاندار ہے وہ اپنے حساب کتاب کی فکر، افسر ہے تو اسے اپنے افسری امور کی فکر، زمیندار اپنے زمینداری کے رموز واسرار میں مصروف ہے۔ بس یہی سمجھیں کہ ہم نے نماز کو اپنے حساب وکتاب کے اسی وقت نمٹانے کیلئے ذریعہ بنالیا ہے۔ والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب برداللہ مضجعہ اپنے مواعظ میں خشوع وخضوع کے بارہ میں ایک قصہ ذکر فرماتے کہ ایک دوکاندار جب نماز کا وقت ہو جاتا فوراً کاروبار چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جاتا۔ ایک دن اس کو نماز جماعت سے پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ جسکی وجہ سے پریشانی کی حالت میں رونا دھونا شروع کر دیا۔ لوگ اسکی اس پریشانی کو دیکھ کر اس پر رشک کرنے لگے کہ کاش ہمیں بھی نماز باجماعت پڑھنے کا اتنا ذوق وشوق اور جماعت کی فوتگی کا اس قدر غم ہوتا۔ ہم بھی اسکی طرح نیک اور جماعت کے اجر وثواب کے خواہش مند ہوتے۔ دکاندار لوگوں کی کھسر پھسر سن کر ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ مجھے اس بات کی فکر نہیں کہ میں جماعت سے نماز پڑھنے کے ثواب سے محروم ہوا بلکہ مجھے ایک مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میں جب نماز باجماعت میں ہوتا تو فاتحہ اور قرائۃ وغیرہ امام پڑھتا ہیں اس فراغت سے فائدہ حاصل کر کے ایک جماعت سے دوسرے جماعت کے درمیان جتنا کاروباری سلسلہ چلتا اس کا حساب کتاب جمع تفریق چونکہ اس دوران میں فارغ ہوتا کر لیتا۔ اب جب میں اکیلے یہ نماز پڑھوں گا۔ امام نے مقتدیوں کی جو ذمہ داری سنبھالی ہے مجھے وہ خود ادا کرنی ہوگی۔ تو میں وہ گزرا ہوا حساب کتاب کس وقت کرونگا۔ باہر کے مصروفیات اتنے زیادہ ہیں جن سے یکسوئی ناممکن ہے لہٰذا مسجد اور نماز ہی ایک ایسی جگہ ہے کہ دن بھر کی کمائی اور معاش کے بارے میں نماز کے اندر سوچ کر نیا پروگرام بنا سکتے ہیں اور یہ بھی کہ کتنا کمایا اور کتنا گنوایا۔

جب نمازی سجدہ میں ہو:

اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ہمارے عمر کے جو ماہ وسال عشروں اور دہائیوں پر محیط ہیں گزر گئے کہ کسی سجدے میں اللہ کے لئے ہمارا دل تڑپا ہو یا یہ یاد آتا ہو کہ ہم اللہ کے سامنے حقیقی طور پر سجدہ ریز ہیں حالانکہ حدیث مبارکہ میں سجدہ کے بارہ میں ذکر ہے کہ سجدہ کی حالت میں نمازی کا سر اللہ کے سب سے زیادہ قریب اور اسکے قدموں میں ہوتا ہے: حدیث میں ہے " اقرب ما یکون العبد من اللہ ان یکون ساجداً (مسلم)

حضور ﷺ کی دعا اور دس آیات کا نزول:

محترم دوستو: صحابہ کرام اور بزرگوں نے نماز کو جس انداز سے ادا فرمایا کاش ہم ان کی اتباع کرتے تو ہماری نمازوں پر بھی وہ نتائج مرتب ہوتے جن کا وعدہ خالق کائنات اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔

احادیث میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارہ میں منقول ہے کہ نماز کے وقت ایسے ساکن رہتے جیسے ایک بے جان لکڑی اور کہا جاتا کہ نماز کی خشوع یہ ہے۔ حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی۔ تو جو لوگ ان کے قریب ہوتے اُن کو وحی کی آواز ایسی آتی جیسے شھد کے مکھیوں کی آواز۔ ایک دفعہ آپ کے قریب ایسی ہی آواز سنی گئی تو رک گئے کہ ہم تازہ نازل ہونے والی وحی سن لیں جب وحی کے نزول کی خاص کیفیت ختم ہوئی۔ تو حضور اکرم ﷺ یہ دعا کرنے کیلئے قبلہ رخ ہوئے (یا اللہ) ہمیں زیادہ دے کم نہ کر ہماری عزت بڑھا ذلیل نہ کر اور ہم کو بخشش فرما محروم نہ کر ہمیں دوسروں پر ترجیح دے اور ہم پر دوسروں کو ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہو اور ہمیں بھی اپنی رضا سے راضی کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے اسکے بعد فرمایا کہ مجھ پر اسی وقت ایسی دس آیات نازل ہوئیں کہ جو شخص ان پر پورا پورا عمل کرے تو وہ سیدھا جنت میں داخل ہوگا پھر خطبہ کے ابتداء میں ذکر کردہ آیت سمیت اس سورۃ کی ابتدائی دس آیات تلاوت فرمائیں امام غزالیؒ اور بعض دوسرے اکابر علماء نے تو نماز میں خشوع اور خضوع کو فرض کا درجہ دیا ہے ان کے نزدیک اگر مکمل نماز بغیر خشوع کے ادا کیجائے۔ تو نماز صحیح نہیں ہوتی۔

نماز کی حفاظت' پورے دین کی حفاظت ہے:

حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں تمام صوبوں کے ارباب اقتدار کو حکم نامہ بھیجا جس میں لکھا:

" ان اهم امور کم عندی الصلوة من حفظها او حافظ عليها حفظ دينه، ومن ضيعها فهو لما سوره اضيع"

یعنی میرے نزدیک تمہارے تمام امور میں سب سے زیادہ اہم اور ضروری امر نماز ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ دین کے اور کاموں کو زیادہ ضائع و برباد کرنے والا ہوگا۔

نمازی کے ساتھ شیطان کی عداوت

انسان کا ازلی دشمن ابلیس جب مسلمان کو ایسے مقام (یعنی نماز) جو تمام مقامات سے اقرب اور افضل ہے دیکھتا ہے تو اسکی مسلمان دشمنی جوش میں آکر نمازی کے نماز کو مختلف حربوں وسوسوں اور خیالات سے ضائع کرانا شروع کر دیتا ہے۔ قسم قسم کے خیالات اور عمر بھر کے بھولے ہوئے واقعات یاد دلا کر مسلمان اپنے رب سے جس تعلق اور حاضری کو قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے یہ بد بخت اسکی اظہار عجز و انکساری اور تواضع کو بدل کر انسان کے دل کو اللہ سے غافل اور لا تعلق کر دیتا ہے تاکہ نماز پڑھنے والا نماز کے بدلہ جن انعامات اور رحمتوں سے مالا مال ہونا ہے اس سے محروم ہو جائے۔ شیطان کے اس دام میں مبتلا ہونے والا مسلمان جس کیفیت میں نماز پڑھنے آیا تھا۔ بغیر کسی تبدیلی اور نتائج کے حصول سے اسی حالت میں واپس چلا جاتا ہے۔

جتنا خشوع ہوگا اتنا ثواب ملے گا:

خشوع و خضوع میں کمی و زیادتی نماز پر ملنے والے اجر و ثواب میں کمی و زیادتی کا سبب بن جاتی ہے۔ سرکار دو عالم کا فرمان ہے: **عن عمار بن یاسرؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول ان الرجل لينصرف وما كتب له الا عشر صلاته تسعها ثمنها سبعها سد سها خمسها ربعها ثلثها نصفها (ابو داؤد)**